ہفت روزہ

دی انڈین

مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۱۶ ☆ ۱۰/اکتوبر تا ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۳/ربیع النور شریف تا ۱۹/ربیع النور شریف ۱۴۴۴ھ

علمائے اہلسنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مسلمانوں کے ساتھ برادران وطن تک پہونچانے کی بھرپور کوشش کریں: سید معین میاں

مسلمان اپنے مساجد و مدارس کے کاغذات کی درستگی کے لئے دفتر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سے رابطہ قائم کریں: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی ایک اہم مشاورتی میٹنگ حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ کی صدارت اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی وسربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی قیادت میں صدر دفتر میں منعقد ہوئی۔ جس میں عروس البلاد ممبئی عظمیٰ کے معزز علماء وائمہ مساجد نے شرکت کی۔ صدر محترم نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمانوں میں تعلیمی وتربیتی بیداری، اتحاد و اتفاق اور خدمت خلق نیز اسلام کی تعلیمات کو برادران وطن تک پہچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ سید معین میاں نے ائمہ مساجد کے تعلق سے ایک اہم اعلان کرتے ہوئے یہ خوشخبری دی کہ اس سال بارہ ربیع الاول شریف کے موقع پر سو ضرورت مند ائمہ مساجد کو سال بھر راشن کٹ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی طرف سے مخیرین کے تعاون سے پیش کیا جائے گا جس پر حاضرین نے خوشی کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں حضور معین المشائخ نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ جو مدارس و مساجد اور قبرستان اور درگاہ کے کاغذات درست نہیں ہیں ان کیلئے سنی جمعیۃ العلماء کے دفتر میں ایک مستقل ایڈوکیٹ کا انتظام کیا گیا ہے جو ضرورت مند مساجد و مدارس کے کاغذات کی درستگی فری میں کیا جائے گا۔ اس موقع پر سنی جمعیۃ العلماء کے نائب صدر محافظ ناموس رسالت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری نے کہا ہم بہت خوش ہیں کہ آج ہمیں حضرت سید معین میاں کی شکل میں ایک عظیم قائد میسر ہوا ہے جس پر ہم اہلسنت والجماعت پورا اعتماد کرتے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ ان کی محنتوں اور کوششوں سے سنی جمعیۃ العلماء دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ نوری صاحب نے مزید کہا کہ ہماری جماعت کی طرف سے ہر سال، سال بھر ضرورت مند ائمۂ مساجد کو راشن کٹ دیا جائے گا ہمیں یہ یقین ہے کہ ایسے کاموں سے ہماری جماعت کو تقویت ملے گی نوری صاحب نے مزید کہا کہ ہم اہل خیر حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ائمۂ مساجد وضرورت مند علمائے اہلسنت کی خدمت انجام دینے میں دل کھول کر اپنا تعاون اور اپنی محبت پیش کرنے میں پہل کریں نوری صاحب نے شرکاء جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کرتے ہوئے کہا کہ غیر شرعی حرکتوں سے پرہیز کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو عام کریں۔ میٹنگ میں سب سے اہم پہلو یہ رہا جو مساجد و مدارس کے کاغذات کی درستگی کا ہے جو سنی جمعیۃ العلماء کی طرف سے کرنے کا بندوبست کیا گیا اس کیلئے سنی جمعیۃ العلماء کے دفتر میں شام چار بجے سے 7 بجے تک ایک ایڈوکیٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ مساجد و مدارس کے ذمے داران رابطہ قائم کرسکتے ہیں واضح رہے کہ یہ کام فری آف چارج کیا جائے گا اس کا پورا خرچ سنی جمعیۃ العلماء برداشت کرے گی۔ اس میٹنگ میں ملک وملت کے اہم مسائل سے متعلق اہم اور انتہائی اہمیت کی حامل قرارداد وتجاویز بھی منظور کی گئیں۔ بزرگ عالم دین مولانا عبدالجبار ماہر القادری امام ہندوستانی مسجد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے آپ پر ناز کرتے ہیں کہ ہمیں آل رسول کی شکل میں جو قائد ملا وہ تفکر وتدبر کا مالک ہے وہ نباض قوم وملت ہے وہ حضرت سید معین میاں قبلہ کی ذات ہے جب سے آپ نے جمعیۃ کی صدارت سنبھالی ہے تب سے علمائے اہلسنت میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ہے ماہر القادری نے کہا ہماری یہ جماعت ہمارے اسلاف کی زندہ نشانی ہے اسے زندہ رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ قادری صاحب کی بات پر شرکاء نے لبیک کہا اور اپنا تعاون پیش کرنے پر اپنی تائید وحمایت کا اعلان کیا۔ مولانا خلیل الرحمٰن نوری آفس انچارج نے اپنی باتوں کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے قائد سید معین میاں صاحب نے جو اعلان کیا ہے وہ لائق مبارکباد ہے ہم علمائے اہلسنت ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ مولانا محمد عمر نظامی نے اپنے جذبات واحساسات کا بھرپور اظہار کیا سنی جمعیۃ العلماء کو مضبوط کرنے کے لئے بہترین لائحۂ عمل پیش کیا اور مسلمانوں سے گزارش کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جماعت کو خوب مضبوط کریں شرکائے نشست مولانا محمود عالم رشیدی، مولانا فرید الزماں، مولانا امان اللہ رضا، مولانا ابراہیم آسی، مولانا محمد عارف، مولانا قمر رضا اشرفی، مولانا محمد اقبال گورکھپوری، مولانا منت اللہ ورلی، قاری نظام اشرفی، مولانا ارشاد احمد مصباحی، مولانا توصیف رضا برکاتی، مولانا ظفر الدین رضوی، اور ابراہیم طائی موجود تھے۔

عید میلاد کے تقاضے

حضور علیہ السلام کی بعثت سے پہلے لڑکیوں کو زندہ دفن کردیا جاتا تھا لیکن جب حضور نے نصیحت فرمائی کہ بچیاں رحمت ہیں تب بچیوں کو زندہ رہنا نصیب ہوا لیکن آج پھر انہیں بچیوں کے ایمان اور جان پر سخت وشدید حملہ ہے۔

لہٰذا مصطفیٰ کریم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے لڑکیوں کو دینی تعلیم ضرور دو، انکی اچھی تربیت بھی کرو، وقت پر ان کے نکاح بھی کردو تاکہ شیطان کو انہیں جہنم میں ڈھکیلنے کا متوقع ہی نہ مل سکے یاد رکھیے! اگر ماں، باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا تو انشاء اللہ بچیاں مرتد بھی نہیں ہوں گی، بے دردی سے قتل بھی نہیں کی جائیں گی ان کی دنیاوی زندگی بھی ہنسی خوشی گزرے گی اور آخرت میں بھی وہ جہنم کے دردناک عذاب سے بچ کر جنت کی ہمیشہ ہمیش کی نعمتوں میں رہیں گی۔

محفل میلاد میں بالخصوص یہ دعا کیجیے کہ اللہ کریم گرنے سے پہلے سنبھلنے کی اور رونے سے پہلے رونے والی حرکتیں چھوڑنے کی توفیق بخشے آمین بجاہ رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

احقر العباد انصار احمد جامی نوری غفرلہ

مسلمانان عالم سے رضا اکیڈمی کی اپیل

چراغاں کیجیے

حضور اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یوم ولادت ۱۲ ربیع الاوّل شریف کے مبارک موقع پر اپنے مکانوں، دکانوں اور محلوں میں چراغاں کریں تاکہ ہمارے دین و دنیا روشن وتابناک ہوں۔

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

تیرا سراپا یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفسیر ہے قرآن کی

مصطفی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لامحدود حسن اور آپ کی سیرت وصورت کے کمالِ حسن پر لکھنے کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا۔ نہ کسی قلم میں اتنی سکت ہے کہ آپ کے حسن و جمال کا احاطہ کرسکے اور نہ کسی زبان میں یہ فصاحت و بلاغت کے آپ کے جمال کو بیان کرنے کا حق ادا کرسکے۔ اللہ تعالی نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر و باطن کو وہ عظمتیں اور وسعتیں عطا کی ہیں کہ کسی بشر کے لیے ان کی حقیقت تک رسائی ممکن نہیں۔ جس طرح آپ کا حسن سراپا معجزہ ہے اسی طرح آپ کا پیکرِ ذات بھی ایک معجزہ ہے۔ حسن کی تمام ادائیں آپ کی ذات میں جمع ہیں اور جہاں کہیں بھی حسن وکمال پایا جاتا ہے وہ ذات پاک مصطفی کا فیضان ہے۔

سرکار اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ؎

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن پاک کا مشاہدہ کرنے والے خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کبھی اس حسن کو آفتاب سے تشبیہ دیتے کبھی مہتاب سے۔ بڑے بڑے عشاق نے اس میدان میں اپنی قادر الکلامی اور فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھائے ہیں مگر خامہ فرسائی کے بعد بالآخر سب کو اپنے عجز کا اعتراف کرنا پڑا۔

شمس الدین شیرازی نے تاجدار کائنات کے حسن و جمال کو بیان کرنے میں زبان و بیان کی بے مائیگی کا اظہار ان اشعار میں کیا:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر - من وجهك المنير لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقه - بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ترجمہ: اے صاحب جمال اور عالم بشریت کے سردار آپ کے روشن کرنے والے رخِ انور کے فیضان سے چاند کو روشن کیا گیا ہے۔ محدثین اور سیرت نگاروں نے اپنی کتابوں میں آپ کے باطنی خصائل و خصائص کے ساتھ ساتھ آپ کے ظاہری حسن و جمال کو بھی موضوعِ سخن بنایا ہے۔ جمالِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تابانیوں اور ضوفشانیوں سے منور ہونے والے خوش نصیب صحابہ کرام رضی الہ تعالی عنہم اپنے محبوب کے رخِ انور کے حسن و جمال کا والہانہ انداز میں تذکرہ کیا کرتے تھے۔

اس حوالے سے چند احادیث پیشِ خدمت ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی اور کو نہیں پایا یوں معلوم ہوتا کہ آپ کے رخِ انور میں سورج رواں دواں ہو۔ (ترمذی ۳۶۴۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں میں چرخہ کات رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے بیٹھے اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک پیشانی پر پسینے کے قطرے تھے۔ جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اس حسین منظر کو دیکھ کر میں حیران رہ گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حیرت میں دیکھا تو فرمایا: کیوں حیران ہورہی ہو؟ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ہیں جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں اگر عرب کا مشہور شاعر ابوکبیر ہذلی آپ کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو یقین کرلیتا کہ اس کے اس شعر کے مصداق آپ ہیں: فَاِذَا نظرتَ اِلٰی اَسِرَّۃِ وَجھِہٖ برَقت کَبَرقِ العَارِضِ المُتَھَلِّلِ

ترجمہ: پس جب تو اس کے چمکتے چہرے پر نظر ڈالے گا تو تجھے اس کے رخساروں کی چمک یوں معلوم ہوگی جیسے برستے بادلوں میں بجلی کوند جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور میری پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا اے عائشہ جس طرح تو نے آج مجھے خوش کیا ہے اس سے بڑھ کر اللہ تعالی تجھے خوشیاں عطا فرمائے۔ (سنن بیہقی ۱۵۴۲۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ چاندنی رات میں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا موقع ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ رنگ کی پوشاک زیب تن کر رکھی تھی۔ میں کبھی آپ کے رخِ انور پر نظر ڈالتا کبھی چاند کی طرف دیکھتا۔ کافی دیر یہی سلسلہ جاری رہا اور بار بار تجزیہ کے بعد بالآخر اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں کے چاند سے زیادہ دلربا اور حسین وجمیل ہیں۔ (ترمذی ۲۸۱۱)

علامہ علی القاری لکھتے ہیں: چاند کا نور سورج کے نور سے مستعار ہے اس لیے اس میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ کبھی تو بالکل بے نور ہوجاتا ہے جبکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور کا نور دن رات میں کسی وقت جدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ چاند کے برعکس یہ آپ کا ذاتی وصف ہے۔ (جمع الوسائل: ج ا صفحہ ۵۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال کے زمانے میں ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے۔ کہ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور اپنے غلاموں کی طرف دیکھا تو ہمیں یوں محسوس ہوا گویا کہ آپ کا چہرہ انور قرآن مجید کا ورق ہے (بخاری ۶۸۰)

امام ابن اثیر فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ مسرور ہوتے تو آپ کا چہرہ آئینہ کے مانند شفاف اور مجلی ہوجاتا کہ دیواروں کا عکس آپ کے چہرہ انور میں صاف نظر آتا تھا (النہایہ ج ۴ ص ۲۳۸) ڈاکٹر اقبال نے کہا ہے ؎

رخ مصطفی ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

اللہ تعالی نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ رخِ زیبا عطا فرمایا تھا کہ جو بھی صاحبِ بصیرت اور سلیم الطبع انسان آپ کے چہرہ انور کی طرف نگاہ ڈالتا تو بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ یہ مبارک اور دلربا چہرہ کسی جھوٹے انسان کا نہیں ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ مبارک کو بھی اللہ تعالی نے آپ کی نبوت و رسالت کی صداقت کی دلیل و برہان بنایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے تو رات پر عبور حاصل تھا وہ اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا تو میری نگاہ جونہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو میں نے جان لیا کہ ایسا دلکش و دلربا چہرہ کسی جھوٹے انسان کا نہیں ہوسکتا۔ (ترمذی ۲۴۸۵)

حضرت حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں مِنیٰ یا عرفات کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں لوگوں کو آپ کی زیارت کے لیے جوق در جوق آتے ہوئے دیکھ رہا تھا میں نے مشاہدہ کیا کہ بدو جب آپ کی زیارت کرتے تو بے ساختہ پکار اٹھتے کہ یہ بڑا ہی مبارک چہرہ ہے۔ (ابوداؤد ۱۷۴۲)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور اللہ عزوجل کے جمال کا آئینہ ہے اور اللہ تعالی کے انوار و تجلیات کا اس قدر مظہر ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں (مدارج النبوہ ج ا ص ۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے رب کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا (بخاری ۲۵۶۸)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ بقیہ صفحہ ۳ پر

میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشائخ نقشبندیہ

از: غلام مصطفیٰ رضوی

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اکبری الحاد کا خاتمہ کیا۔ دین کو بُری رسموں سے پاک کیا۔ باطل نظریات کی بیخ کنی کی۔ ظالم کے روبرو کلمۂ حق کہا۔ مراسمِ اسلامی کو تقویت عطا کی۔ آپ نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پھونک دی۔ آپ ہند میں سرخیلِ سلسلۂ نقشبندیہ ہیں۔ مشائخِ نقشبندیہ نے ہر عہد میں ذکرِ رسول و محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کیا۔ اس کے ذریعے پیغامِ سیرت عوام تک پہنچایا۔ دین کی خدمت کی۔ مسلمانوں کو اسوۂ حسنہ سے قریب کیا۔ مشائخِ نقشبندیہ کے حوالے سے اِس تحریر میں میلاد و ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روشنی ڈالی جائے گی۔

خانوادۂ مجدد الف ثانی کے چشم و چراغ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (م ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء، مدفون مدینہ منورہ) میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام کی ترغیب ان لفظوں میں دیتے ہیں: ''جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے؛ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں۔ کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں (ان کے) ذریعہ شکر بجالائیں۔'' [1]

آپ نے میلاد شریف کے عنوان پر تین کتابیں تحریر کیں:

(۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان [اردو مطبوعہ]
(۲) الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف [فارسی]
(۳) اثبات المولد والقیام [عربی مطبوعہ]

ارشاداتِ حضرت شاہ احمد سعید مجددی: میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق چند ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

☜ محفلِ میلاد دراصل وعظ و نصیحت ہے اس کے لیے جو کان لگائے اور متوجہ ہو، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: نصیحت کرو بے شک نصیحت مومنین کے لیے مفید ہے۔

☜ شرح سنن ابن ماجہ میں اس یوم (میلاد) کی تصریح بھی ہے، اور امام جلال الدین نے فرمایا کہ: میلادِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام معظم ومکرم ہے، آپ کا یومِ ولادت مقدس و بزرگ اور یومِ عظیم ہے۔ آپ کا وجود عشاق کے لیے ذریعۂ نجات ہے؛ جس نے نجات کے لیے ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کیا اس کی اقتدا کرنے والے پر بھی رحمت و برکت کا نزول ہوگا۔

☜ سید الاولین والآخرین کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے، ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور نیکی کی جائے۔

☜ حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ بمکہ فرماتے ہیں: ''ہاں! ذکرِ ولادت کے وقت قیام بہت علما نے پسند کیا اور یہ قیام حسن ہے، کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ واللہ اعلم۔''

☜ محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے: ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے کیوں کہ روح اقدس حضور معلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔ جید علمائے اسلام اور اکابر نے قیام مذکور کو پسند فرمایا ہے۔''

☜ محمد بن یحییٰ مفتی حنابلہ مکہ مشرفہ نے بھی ذکرِ ولادت کے وقت قیام کے استحباب و استحسان کی تصریح فرمائی ہے۔

☜ حضرت شاہ احمد سعید مجددی میلاد شریف کے ضمن میں فرزندِ اکبر کو لکھتے ہیں: ''آتے وقت ''مولد شریف'' مولفہ مولوی حبیب النبی صاحب، مولوی ولی النبی صاحب سے یا جہاں کہیں سے ملے اپنے ہمراہ لائیں۔'' کتاب ''غایۃ المرام'' جو میلاد شریف و قیام کے استحباب میں علمائے دہلی و رامپور و بریلی کے فتاویٰ جات پر مشتمل ہے؛ اس پر شاہِ دہلی بہادر شاہ ظفر کے بعد ساتویں تصدیق حضرت شاہ احمد سعید مجددی کی ہے۔ کل ۶۳؍ علما کی تصدیقات موجود ہیں۔

محافلِ کا اہتمام: نبیرۂ حضرت شاہ احمد سعید مجددی؛ شاہ ابوالخیر مجددی دہلی میں ہر سال میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص اہتمام کرتے۔ شاہ ابوالحسن زید فاروقی ایسی ہی ایک محفل کا ذکر کرتے ہیں: ''۱۲؍ربیع الاول ۱۳۳۸ھ مطابق ۴؍دسمبر ۱۹۱۹ء کو دن کے دس بجے آپ (شاہ ابوالخیر) باہر تشریف فرما تھے اور باہر کے آئے ہوئے وہ تمام افراد موجود تھے جو محفلِ مبارک میلاد شریف میں شریک ہوئے تھے اور دلی کے بھی وہ تمام افراد تھے جن جن کو آپ نے میلادِ مبارک کی خوشی کے کھانے پر مدعو کیا تھا۔''

☜ ''ولادتِ شریفہ کا ذکر مبارک ہوا۔ سب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے.......... میلاد خوانوں نے اس مقدس جناب میں سلام پیش کیا۔ جس وقت میلاد خواں ہدیۂ سلام پیش کررہے تھے، آپ (شاہ ابوالخیر) پر بے خودی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ آپ کی آنکھوں سے سیلِ اشک جاری تھا۔ ہاتھ ناف پر بندھے ہوئے تھے.......... افسوس صد افسوس کہ ایسی مجلیٰ ومزکیٰ ومعطر محفلِ مبارک کو حجابِ علم نے بعض افراد کی نظر میں جامۂ قبح پہنا دیا ہے اور دُنیا بھر کی خرابیاں ان کو اس مبارک محفل میں نظر آنے لگی ہیں۔ چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند''

☜ شاہ ابوالخیر کا یہ قول ہے کہ: ''ہم یہ مبارک محفل (میلاد) اس لیے منعقد کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو۔ آپ کی محبت اصلِ ایمان ہے۔ اس اصل ہی کو حاصل کرنے کے لیے اس مبارک محفل کا قیام کیا جاتا ہے۔''

☜ حضرت شاہ احمد سعید مجددی کی مجالس کے حاضر باشوں میں حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی تھے۔ جو اویسِ دوراں حضرت فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے مرشد ہیں۔ خانقاہِ فضل رحمانی گنج مرادآباد میں خانوادۂ اویسِ دوراں کے یہاں بھی قدیم وقتوں سے میلاد وسلام باقیام کی محافل سجتی رہی ہیں۔ خود مالیگاؤں میں مولانا محمد اسحاق نقشبندی علیہ الرحمہ کے مزار پر میلاد وسلام کی محافل مدتوں سے اب تک جاری ہیں۔ شاید اس کی روحانی وجہ یہی ہوگی کہ ان کے مشائخ نے میلاد وسلام باقیام کے استحباب پر کتابیں تصنیف کیں۔

خانوادۂ مجدد الف ثانی کے چشم و چراغ مولانا شاہ محمد معصوم مجددی (م ۱۳۴۱ھ، مدفون مکہ مکرمہ) نے میلاد کے جواز پر کتاب بنام ''احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام'' (۱۳۰۵ھ) لکھی۔ آپ فرماتے ہیں ؎

محفلِ میلاد میں ہوتا ہے ان کا ہی ظہور
کچھ بصیرت چاہیے وہ مہ لقا یہی تو ہیں

حضرت شاہ معصوم کے فرزند حافظ محمد ابوسعید مجددی (م ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء) کو عرب دُنیا کی محافلِ میلاد میں پڑھا جانے والا مشہورِ زمانہ 'مولود برزنجی' حفظ تھا۔ [10]

فتح پوری مسجد دہلی کے سابق شاہی امام، مفتی اعظم دہلی، مفتی شاہ مظہر اللہ نقشبندی کے یہاں بھی پابندی سے محافلِ میلاد ہوا کرتیں۔ جس میں اعلیٰ حضرت کا سلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' اہتماماً پڑھا جاتا۔ متعدد مقامات پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے یہ پہلو ذکر کیا۔ فتح پوری مسجد میں یہ روایت اب بھی برقرار ہے۔

خانقاہِ نقشبندیہ بالاپور کے نائب سجادہ حضرت سید ذکی میاں نقشبندی دام ظلہ نے راقم کو بتایا کہ: ہمارے یہاں صدیوں سے محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجتی رہی ہیں۔ جس میں سلام باقیام ہوتا ہے۔ فی زمانہ ہم اعلیٰ حضرت کا سلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' بہت اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ تمام سلاسل کے مشائخ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلادِ پاک کا انعقاد کیا۔ محافل منعقد کیں۔ محافلِ میلاد تمام بلادِ اسلامیہ میں آراستہ کی جاتی ہیں۔ راقم نے مدینہ منورہ و بغداد مقدس میں ایسی محافلِ میلاد میں شرکت کی سعادت حاصل کی ہے۔ آج بھی ساری دُنیا میں محفلیں سجتی ہیں۔ عرب میں بھی، عجم میں بھی، شرق و غرب میں بھی۔ جہاں رحمتوں برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ایمان کو تازگی و حرارت ملتی ہے۔ محبتوں کی سوغات تقسیم ہوتی ہے۔ غریبوں کی دادرسی ہوتی ہے۔

حوالہ جات: [۱] شاہ احمد سعید مجددی: اثبات المولد والقیام، لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۲۴ [۲] اثبات المولد والقیام، مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۰ء، ص ۲۱ [۳] مرجع سابق، ص ۲۳۔۲۴ [۴] مرجع سابق، ص ۲۴ [۵] مرجع سابق، ص ۳۳ [۶] تحفۂ زواریہ، مرتب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، مترجم محمد ظہیر الدین بھٹی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی ۲۰۱۱ء، ص ۱۳۴، ص ۱۶۵ [۷] مقاماتِ خیر ۱۳۹۲ھ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی، شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۱۹۸۹ء، ص ۲۸۳ [۸] مرجع سابق، ص ۳۱۰۔۳۱۱؛ ملخصاً [۹] مرجع سابق، ص ۴۴۳ [۱۰] تاریخ الدولۃ المکیۃ، عبدالحق انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال ۲۰۰۶ء، ص ۴۷ ٭

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27، شمارہ نمبر 16
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲؍ ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰؍ روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہورہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کررہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

تیری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے

(از قلم: اے رضویہ ممبئ)

حضور محسنِ کائنات ﷺ نے مخاطب کی ذہنی سطح اور نفسیات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر انداز سے دعوت دی ہے، مخاطب نے جس انداز میں بات سمجھنا چاہی حضور اقدس ﷺ نے اسی انداز میں بات سمجھائی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک پہلوان تھے وہ کیسے مسلمان ہوئے؟ ہر آدمی اپنے فن کی زبان سمجھتا ہے، وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں تب آپ کو نبی مانوں گا جب آپ مجھے کشتی میں پچھاڑیں گے۔ حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ نبوت کا کشتی سے کیا تعلق؟ حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوئے، کشتی لڑی اور پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ میں تو اتفاقاً ایسا ہو جاتا ہے، آپ میرے ساتھ دوبارہ کشتی لڑیں۔ حضور ﷺ نے دوسری بار بھی پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ ایک بار اور لڑیں۔ چنانچہ تین بار کشتی لڑی اور حضور ﷺ نے تینوں بار کامیابی حاصل کی، اس پر حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دلیل اور منطق کی زبان نہیں آتی تھی، وہ کشتی کی زبان ہی سمجھتے تھے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو ان کی زبان میں مخاطب کیا ہے اور ان کی نفسیات کے مطابق ان کے ساتھ ڈیل کیا۔

اسی حوالے سے ایک اور واقعہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے چچا جناب ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے، عرب سرداروں کا ایک وفد آیا، بڑے بڑے سردار تھے جن میں ابو جہل بھی تھا۔ سب نے حضور ﷺ پر تنقید شروع کر دی اور شکایات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ابو جہل نے بالآخر حضور ﷺ سے پوچھا کہ بھتیجے! تم کہنا کیا چاہتے ہو، تمہارا مقصد کیا ہے؟ بات تو دعوت پر ہو رہی تھی کہ حضور ﷺ لوگوں کو ایک اللہ جل جلالہ کی طرف بلاتے ہیں اور بت پرستی وغیرہ سے منع فرماتے ہیں۔ ابو جہل نے کہا کہ بھتیجے دوٹوک بات کرو کہ تم جو باتیں کہہ رہے ہو، یہ باتیں اگر ہم مان لیں تو ان کا نتیجہ کیا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ فرمایا کہ میں ایک کلمہ آپ لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں، اگر یہ کلمہ آپ لوگ قبول کر لو تو عرب پر بھی تمہاری حکومت قائم ہوگی اور عجم بھی تمہارے قبضے میں ہوگا۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے سرداروں کو جواب دیا۔ اب کلمے کے نتائج میں صرف یہی نتیجہ تو نہیں ہے کہ حکومت قائم ہو جائے، کلمے کا اصل نتیجہ تو جنت ہے۔ لیکن یہی بات جب مدینہ منورہ میں ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھی تو انہیں حضور رحمتِ عالم نے کیا جواب دیا؟ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ ہم آپ کی اس طرح حفاظت کریں گے جس طرح ہم اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں، لیکن ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، جنت ملے گی۔ ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ہم راضی ہیں۔ یعنی ابو جہل نے نتیجہ پوچھا تو جواب دیا کہ اس کے بدلے میں حکومت ملے گی، لیکن ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نتیجہ دریافت کیا تو فرمایا کہ جنت ملے گی۔ حضور ﷺ نے ہر مخاطب کی نفسیات کے مطابق اسے جواب دیا۔ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی نفسیات کے مطابق جواب دیا اور ابو جہل کو اس کی نفسیات کے مطابق جواب دیا۔

رسول اللہ ﷺ اسلام کی دعوت دیتے وقت مخاطب کی نفسیات اور ذہنی سطح دیکھتے تھے کہ یہ کونسی زبان اور کونسا اسلوب سمجھتا ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ دوسرے علاقوں میں وفد بھیجتے تھے اسی طرح حضور سرورِ کائنات کے پاس بھی دوسرے علاقوں سے وفد آتے تھے۔ عرب کا مشہور قبیلہ ہے بنو" یہ بڑا چودھری قسم کا قبیلہ تھا، ان کا وفد مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس زمانے کا اسلوب یہ تھا کہ جب کوئی وفد دوسرے قبیلے کے پاس جاتا تھا تو وہ اپنا شاعر اور اپنا خطیب ساتھ لے کر جاتا تھا۔ باقاعدہ مذاکرات سے پہلے خطیب اور شاعر کا مقابلہ ہوتا تھا، وفد کا خطیب اپنی قوم کے خصائل بیان کرتا تھا کہ ہم یہ ہیں، ہم وہ ہیں۔ اسی طرح شاعر اپنی شاعری میں اپنے آباؤ اجداد، اپنے بڑوں اور اپنے نامور افراد کے کارناموں کا ذکر کرتا تھا۔ جواب میں میزبان قبیلے کا خطیب اور شاعر اپنے قبیلے کی تعریف بیان کرتا تھا، اس کے بعد پھر باقاعدہ گفتگو شروع ہوتی تھی۔ بنو تمیم کا وفد بھی ایسا اُکھڑ تھا کہ آ کر حجرہ مبارکہ کے باہر سے ہی آواز دی یا محمد اُخرج الینا کہ اے محمد باہر آ کر ہماری بات سنیں۔ حضور ﷺ باہر تشریف لائے اور پھر ملاقات کے لیے بٹھایا۔ اُقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنو تمیم کے وفد کی قیادت کر رہے تھے، ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے وفد کے خطیب سے کہا کہ اٹھو اور بات شروع کرو، اس نے اٹھ کر اپنی قوم کے فضائل و مناقب بیان کیے۔ نبی کریم ﷺ کے خطیب تھے ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور ﷺ نے خود ان کا لقب رکھا تھا "خطیبُ الاسلام" حضور ﷺ نے ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اٹھو اور جواب دو، ثابت بن قیس اٹھے اور اسلام اور حضور ﷺ کے مناقب بیان کیے۔ اس کے بعد اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وفد کے شاعر سے کہا کہ اٹھ کر اپنا کلام کہو، اس نے اٹھ کر اپنے قبیلے کی بہادری اور کارناموں کو شاعری میں بیان کیا۔ حضور ﷺ نے جواب میں اپنے شاعر حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اٹھو اور اپنا کلام کہو۔ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور کے چوٹی کے شاعر تھے اور حضور ﷺ کے ذاتی شاعر تھے، انہیں شاعرِ رسول اللہ کا لقب حاصل تھا۔ چنانچہ وہ اٹھے اور اشعار میں اسلام کے مناقب اور حضور ﷺ کی مدح بیان کی۔ جب مذاکرات پورے ہوئے تو وفد کے سربراہ اقرع یہ کہہ کر اٹھے کہ بخدا محمّد ﷺ کا خطیب بھی ہمارے خطیب سے بڑا ہے اور محمّد ﷺ کا شاعر بھی ہمارے شاعر سے بڑا ہے۔

یہ میں نے اس لیے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت کا اسلوب یہ تھا کہ جو زبان مخاطب سمجھتا تھا، اسی زبان میں آپ ﷺ اس سے بات کرتے تھے، یہ دعوت کا بنیادی اسلوب ہے۔ آج کی گفتگو میں پہلی بات میں نے یہ عرض کی کہ ہماری مرکزِ عقیدت نبی کرم ﷺ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہ السلام کسی خاص علاقہ، قوم یا مخصوص عرصہ کے نبی تھے اور یوں ان کی نبوت کا دائرہ کار بھی علاقہ، قوم یا کسی خاص وقت محدود تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام علاقوں، تمام قوموں اور قیامت تک کے لیے نبوت عطا کی۔ یوں آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک آنے والے نسل انسانی کے تمام طبقات کے لیے ہے۔

دوسری بات میں نے یہ عرض کی کہ وہ غیر مسلم مؤرخین جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر اور طاقت کے بل پر دنیا میں پھیلا ہے، ان کا یہ دعویٰ انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اس لیے کہ مکہ میں نبی کریم ﷺ کی دعوت کا پہلا تیرہ سالہ دور انتہائی مظلومیت کا اور دعوتِ اسلام کی راہ میں رکاوٹوں کا دور تھا، اس دور میں بھی بہت سے مقامی اور غیر مقامی لوگ قرآن کریم کی عظمت اور حضور ﷺ کے کردار سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے اور ان لوگوں نے بھی اپنی زندگیوں کو پیش مشکلات و خطرات کا سامنا اسی طرح کیا جس طرح خود میرے نبی کریم ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے کیا۔ جبکہ تلوار کا استعمال حضور ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پہلے تو اپنے دفاع میں اور بعد میں انصاف پر مبنی حکومت قائم کرنے کے لیے استعمال کیا، ایسی حکومت جس کی بنیاد وحی الٰہی اور اللہ جل جلالہ کے رسول ﷺ کے اعلیٰ اخلاق و کردار پر تھی۔ پھر یہ تاریخی حقیقت ہے کہ مشرق بعید انڈونیشیا، ملائیشیا وغیرہ کی طرف مسلمانوں کا کبھی کوئی لشکر جنگ کے لیے نہیں گیا لیکن وہاں کروڑوں مسلمان بستے ہیں جو عرب کے مسلمان تاجروں کے کردار اور اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔

تیسری بات میں نے یہ عرض کی کہ دعوتِ اسلام کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل کیا تھا۔ پہلا یہ کہ داعی کے دل میں نسل انسانی کے لیے ہمدردی ہو اور ان کو مسلمان بنانے کے لیے تڑپ ہو۔ دوسرا یہ کہ داعی کا لب و لہجہ نرم اور اندازِ گفتگو شفیقانہ ہو تاکہ جسے دعوت دی جا رہی ہو، وہ داعی کو اپنا خیر خواہ سمجھے۔ تیسرا یہ کہ جسے دعوت دی جا رہی ہے اس کی ذہنی سطح اور نفسیات کا لحاظ کیا جائے اور یہ تسلی کی جائے کہ مخاطب تک اصل بات پہنچ گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: سنی ہری مسجد گوونڈی۔۔۔

حضرت معین میاں صاحب و دیگر علماء کرام خصوصی طور پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں

مجاہد دوراں حضرت مولانا محمود عالم رشیدی ہری مسجد نے کہا کہ حضرت معین المشائخ قوم و ملت کی جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ اپنے والد گرامی شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کا طریقہ کار ہے حضرت بھی اس طرح جلوس محمدی ﷺ کو لیکر نظم و ضبط کی کوشش فرماتے تھے میٹنگیں کرتے ڈی جے باجے کے خلاف سب سے پہلے حضرت مثنیٰ میاں نے ہی عملی طور پر کام کرنا شروع کیا تھا جو آج بہت حد تک کامیاب ہے

شریف ملت حضرت مولانا ولی اللہ شریفی صاحب نے کہا کہ گوونڈی کا جلوس ایک تاریخی جلوس ثابت ہو اگر نظم و ضبط سے نکالا جائے تو خلافت ہاؤس وغیرہ کی طرح اس جلوس کو بھی لوگ یاد رکھیں کیونکہ مسلمانوں کی بڑی تعداد یہاں بستی ہے بس تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اگر علماء کرام بالخصوص ائمہ مساجد اپنے خطابات کے ذریعے بیداری لانے کا کام کریں تو بہت اچھا قدم مانا جائے گا

حضرت مولانا امان اللہ رضا نے اپنے بیان میں کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس منظم طریقے سے نکالا جائے نظم و ضبط کے حوالے سے علماء کرام وائمہ مساجد آنے والے جمعہ میں اعلان فرمائیں مزید نوجوان طبقہ جو جلوس محمدی ﷺ میں شریک ہوتا ہے ان کی ذہنی تربیت کی جائے تاکہ وہ غیر شرعی امور سے باز آئیں یہ کام پیار و محبت سے کیا جائے تو ضرور نوجوان طبقہ اس پر عمل کرے گا

حضرت مفتی منظر حسن اشرفی گھاٹکوپر نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ پر انگشت نمائی کرنے والوں پر اگر کسی نے ضرب لگائی ہے تو وہ عالمی تنظیم رضا اکیڈمی ہے جس کو حضرت معین المشائخ کی سرپرستی اور قائد ملت الحاج محمد سعید نوری کی سربراہی حاصل ہے چاہے وہ نرسنگھانند سرسوتی ہو یا پنکی چودھری وسیم رضوی ہو یا نوپر شرما ان بدزبان لوگوں پر سب سے پہلے قانونی کارروائی رضا اکیڈمی نے ہی کی ہے اس لئے فرقہ پرستوں کی کوشش ہے کہ کسی بہانے سے رضا اکیڈمی کو ختم کر دیا جائے جو ایک طرح سے ناموس رسالت ﷺ کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے، ہم ہرگز حکومت کی جانب سے ایسے کسی ناجائز اقدامات کو قبول نہیں کریں گے۔

حضرت مولانا عظمت علی علیمی نے کہا کہ آمد رسول ﷺ پر حضرت معین میاں صاحب نے رفاہی فلاحی خدمات کرنے کا جو پیغام دیا ہے وہ انقلابی تحریک ہے اگر مسلمان اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو غیر قوموں کو بھی یہ احساس ہوگا کہ مسلمان اپنے نبی کی پیدائش کی تاریخ پر بھی غریبوں محتاجوں اور سائلوں کی مدد کرتا ہے، آپ میڈیکل کیمپ لگائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آمد رسول صلی اللہ ﷺ کی برکتوں سے فیضیاب ہوں۔

حضرت مولانا محمد عالم رضوی نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت تمام لوگوں کیلئے رحمت ہے ذات پات سے مذہب و ملت سے اوپر اٹھ کر صرف انسانیت کے ناطے ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کی جائے مزید جلوسوں میں تعلیمات مصطفی ﷺ کو عام کیا جائے اخوت و مساوات کا پیغام پلے کارڈز کی شکل میں لوگ اٹھا کر چلیں تاکہ جو دشمن ہے وہ بھی آپ کو دیکھ کر متاثر ہو اور اسے یہ سوچنے پر مجبور ہونا پڑے کہ جب مسلمانوں کا کردار اتنا اعلیٰ و بالا ہے تو ان کے پیغمبر کا اخلاق حسنہ کتنا عظیم ہوگا افسوس اس طرح کا پیغام ہم دے ہی نہیں پاتے

حضرت قاری محمد ہارون رضوی صاحب نے بھی رضا اکیڈمی کی تحریک پرچم رسالت ﷺ گھر گھر لہراؤ کی تائید کی اور کہا کہ ناموسِ رسالت ﷺ کیلئے اب ہر گھر سے پہریدار کو پیدا کیا جائے۔

جس کا آغاز پرچم رسالت ﷺ سے کیا جا رہا ہے

حضرت مولانا ظفر الدین رضوی نے بھی تمام باتوں کی تائید کی اور حضرت معین المشائخ و قائد ملت صاحب کی قربانیوں کو سلام پیش کیا

بقیہ: مسلمان نمازی بن جائے۔۔

علاقے ممبرا کے تیز طرار عالم دین حضرت مولانا محفوظ الرحمان علیمی نے اپنے پر جوش انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان اسوہ رسول ﷺ کو اپنی زندگی میں صحیح معنوں میں داخل کر لیں تو پورا معاشرہ ہی تبدیل ہو جائے گا۔

پیغام مصطفوی ﷺ کے تحت ہم دینے والے بن جائیں تو لینے کا تصور ہی قوم مسلم میں ختم ہو جائے گا امت مسلمہ باوقار زندگی گزارے گی لیکن افسوس آج امت تعلیمات نبویہ ﷺ سے کوسوں دور ہے جس کی وجہ سے ذلت و رسوائی ہماری مقدر بن گئ ہے، ہمیں چاہیے کہ زندگی کے تمام گوشوں میں اسوہ رسول ﷺ کو سامنے رکھیں اور اپنی زندگی گزاریں

علیمی صاحب نے بڑی قیمتی بات عرض کی کہ ائمہ مساجد عصر حاضر کے تقاضوں کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے جمعہ میں خطاب کریں، پڑھا لکھا طبقہ ہفتے میں ایک دن جمعہ میں آپ سے کچھ لینے آتا ہے اور ہم اسے لفاظی جملوں میں گھماتے ہیں بدلے میں تعلیم یافتہ طبقہ مایوس ہو کر آپ سے دور ہو جاتا ہے، انہیں پڑوسی کے حقوق بتائیں، انہیں ناموسِ رسالت ﷺ کیلئے بیدار کریں، خدمت خلق کے شعبہ میں نمایاں کردار ادا کرنے کو کہیں یہی سب تعلیمات رسول ﷺ ہیں۔

حضرت مولانا خلیل اللہ سبحانی نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار و عمل سے دوسری قوموں کیلئے آئیڈیل بنیں جب مسلمان غریبوں اور مسکینوں کے کام آئے گا تو غیر قوموں میں اسلام کے تعلق سے خوش گوار پیغام جائے گا وہ دھیرے دھیرے آپ کے قریب آئیں گے۔ پھر وہ آپ کو بہتر پا کر سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کریں گے۔

حضرت مولانا ہدایت اللہ اشرفی نے بھی اس طرح کی باتیں کہیں اور جلوس محمدی ﷺ کو بہتر سے بہتر نظم و ضبط کے بندھن میں بندھ کر نکالنے کی اپیل کی۔

ممبئی سے آئے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے آفس انچارج مولانا خلیل الرحمٰن نوری نے بتایا کہ آج ممبرا میں جو کشت سنیت ہری بھری ہے وہ حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کی برکتوں کے طفیل ہے۔ بلاشبہ حضرت معین میاں صاحب اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نہ صرف ممبرا بلکہ ممبئی سمیت پورے ملک میں جلوس محمدی ﷺ کو تمام خرافات سے پاک کرنے کی کوشش میں لگے ہیں الحمد للہ جگہ جگہ بیداری دیکھنے میں آ رہی ہے جس کا واضح ثبوت ممبئی وغیرہ کا جلوس ہے جہاں بہت حد تک خرافات کو ختم کیا جا چکا ہے

علاقے کے مشہور عالم دین مولانا جمال صدیقی اشرفی نے کہا کہ رحمت عالم ﷺ کی آمد رحمت ہی رحمت ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ و رسول کی رضا کے لئے اچھے کام کریں جس سے مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی رضا حاصل ہو۔

حضرت مولانا قاری عطاء اللہ صاحب نے ممبرا کے مرکزی جلوس عید میلاد النبی ﷺ اور حضرت مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کی خدمات کو بہت عمدہ طریقے سے پیش کیا یاد رہے اس میٹنگ کا انعقاد تنظیم اہل سنت والجماعت کے زیر اہتمام منعقد ہوئی، میٹنگ میں، حضرت مولانا ابراہیم آسی، حضرت مولانا سید تفضیل احمد، مولانا الیاس صاحب، پروفیسر مولانا محمود علی خان، قاری محمد فردوس، مولانا الطاف لطیفی صاحب، مولانا نسیم، قاری عبد الرحمن، حافظ رونق علی، مولانا شہنواز، مولانا زاہد، مولانا ارشد مصباحی، مولانا اسرار، مفتی شہنواز نوری، مولانا غلام صابر، مولانا مجیب اللہ نظامی، مولانا محرم علی قادری، تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد علماء کرام کے علاوہ سیاسی و سماجی شخصیات بالخصوص، ابراہیم راوت کارپوریٹر و صحافی وانجیوز کے سرکردہ افراد موجود تھے۔

بقیہ: تیرا سراپا نبی ﷺ۔۔۔

ایک یہ کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا اس لیے کہ ابلیس لعین میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور دوسرا یہ کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ رب العزت کو دیکھا (شمائم امدادیہ ص ۴۹-۵۰)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یوسف علیہ السلام کے حسن سے مبہوت ہو کر زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض لوگ تو انہیں دیکھ کر مر گئے تھے، مگر آپ ﷺ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میرے حقیقی حسن و جمال کو اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اگر میرا حقیقی حسن و جمال ظاہر کر دیا جاتا تو لوگ اس سے کہیں زیادہ کر گزرتے جو انہوں نے حسن یوسف کو دیکھ کر کیا تھا (الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، ص ۷)

(اے رضویہ ممبئی) جامعہ نظامیہ صالحات کرلا ممبئی

☆☆☆☆☆

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 16 DATE: 10 October to 16 October 2022. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

مسلمان گھر گھر پرچم رسالت لہرائیں۔ رضا اکیڈمی

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین موقع پر مسلمان اپنے نبی کی سیرت کو خوب عام کریں۔ سید معین میاں

جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر مسلمان غیر شرعی حرکتوں سے اجتناب کریں۔ الحاج سعید نوری

ممبئی: ۲۹ ستمبر ۲۰۲۲ء عروس البلاد ممبئی عظمیٰ کی مرکزی سنی مسجد بلال چھوٹا سونا پور میں حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کی صدارت اور قائد ملت محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی کی قیادت میں علمائے اہلسنت والجماعت کی ایک اہم اور ہنگامی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں تھانہ، ملنڈ بھانڈوپ، نیو ممبئی، نالاسوپارہ، میرا روڈ ممبرا، بھیونڈی اور ممبئی کے اطراف و اکناف سے کثیر تعداد میں علمائے اہلسنت والجماعت نے شرکت کی۔ ایسے موقع پر علماء کرام نے اپنے اپنے تاثرات و خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حضور معین المشائخ کی باتوں کی بھرپور تائید کی جس میں سید معین میاں نے عید میلاد کے تعلق سے قوم کو اپنا پیغام پیش کیا اور کہا کہ جلوس عید میلاد النبی ﷺ نہایت ہی دھوم دھام سے نکالیں لیکن ان باتوں سے پرہیز کریں جس سے عوام میں بیچینی کا سبب بنتی ہیں انہوں نے مزید کہا اس پر بہار موقع پر ضرورت مندوں، مریضوں، بیماروں کی تیمارداری، غریبوں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں کی حاجت روائی کریں۔ قوم سے مخاطب ہوکر حضرت معین میاں نے کہا کہ اپنے نبی کی سیرت کو عام کریں شہر شہر گلی گلی نبی کریم ﷺ کی سیرت کو عام کرتے ہوئے فلاحی کاموں کی طرف دھیان دیں غریب بچیوں کی پڑھائی، شادی بیاہ کا بیڑا اٹھائیں بغیر کسی بھید بھاؤ کے ہر ضرورت مند کی اعانت کریں جس سے پوری دنیا میں سیرت النبی ﷺ عام ہو سکے۔ مولانا محفوظ عالم نے اپنی باتوں میں کہا کہ آج امت مسلمہ جس دور سے گزر رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے لہٰذا مسلمان غیر شرعی حرکتوں سے پرہیز کریں محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری نے علمائے اہلسنت سے پر خلوص گزارش کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات عوام کو غیر شرعی حرکتوں سے بچنے کی تلقین کریں اپنی اپنی مساجد میں جمعہ کے خطبے میں اس بات پر زور دیں کہ عید میلاد کے جلوس میں شرکاء غیر شرعی حرکتوں سے اجتناب کریں اور اپنے نبی کی سیرت پر عمل پیرا ہوں نوری صاحب نے مزید کہا کہ اس خوشی کے موقع پر مسلمان اپنے گھروں پر پرچم رسالت لہرا کر آقا کی بارگاہ میں اپنی غلامی کا ثبوت پیش کریں۔ مفتی زبیر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو نبی کی سیرت کے سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر تقریبا چار سو علمائے اہلسنت کی موجودگی رہی علمائے اہلسنت کی موجودگی میں حضرت سید معین میاں نے ملعون وسیم رافضی کی گستاخانہ کتاب کے جواب میں مولانا ابراہیم آسی کی لکھی ہوئی کتاب ہندی زبان میں عظیم محمد ﷺ کا رسم اجراء فرمایا۔ گستاخان رسول کے منصوبوں کو ناکام بنانے کیلئے رضا اکیڈمی کے سربراہ سعید نوری نے علماء سے درخواست کی کہ آپ اپنی تحریروں، تقریروں میں گستاخان رسول کا بھرپور رد کرتے رہیں۔ مولانا عبدالجبار ماہر القادری نے نوری صاحب کی باتوں کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی صورت اپنے نبی کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔

مفتی محبوب رضا بھیونڈی نے کہا کہ ہم سید معین میاں اور الحاج سعید نوری کی قیادت پر ناز کرتے ہیں انہوں نے ہماری ہر موڑ پر رہنمائی فرمائی ہے۔ مولانا نے کہا کہ رضا اکیڈمی اور آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء ہماری جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ محمود عالم رشیدی مولانا ولی اللہ شریفی مولانا امان اللہ رضا عامر رضا حشمتی، مولانا فخرالدین حشمتی بھیونڈی، مولانا شرجیل رضا بھیونڈی، مولانا عتیق ویرار، مولانا منظور عالم نالاسوپارہ، مولانا ایوب نظامی نالاسوپورہ، مفتی منظر حسن گھاٹ کوپر۔ قاری عبدالرحمن ضیائی مولانا خلیل الرحمٰن نوری مولانا عبدالحق جامی ساؤتھ، مولانا معین الدین رضوی بھانڈوپ، مولانا رجب علی فیضی، مولانا علی حسن، مولانا عین الحق مولانا الطاف ورلی۔ مولانا منت اللہ ورلی۔ قاری نیاز قلابہ۔ قاری عبدالجبار قرطبہ جوگیشوری۔ مولانا عرفان علیمی ، مولانا مشتاق تیغی، مولانا ظفرالدین رضوی، مولانا شاہنواز مصباحی، مولانا عبدالرحیم اشرفی، مولانا صوفی عمر اشرفی، قاری عین الدین، مولانا ابرار سیوڑی، مولانا الطاف ممبرا، مولانا راشد، قاری نظام، مولانا محمد علی، مولانا انصار تھانہ، مولانا عمر نظامی، صحافی جناب سرفراز آرزو، ابراہیم طائی۔ مولانا عظمت علی، قاری سلیمان، قاری نثار، قاری ارشاد، قاری اسرافیل، مولانا رضی اللہ شریفی حافظ جنید ان کے علاوہ کثیر تعداد میں علمائے اہلسنت شریک رہے

☆☆☆

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر صحابہ کرام کے مجمع میں اپنا میلاد بیان فرمایا

تیسری صدی ہجری کے محدث، امام احمد ابن حنبل، امام بخاری اور امام ابوداؤد کے شاگرد امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ علیہم الرحمہ حدیث نقل فرماتے ہیں: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا ؟ فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا، وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، تو ان انہوں نے کوئی بات سنی (جس کی انہوں نے آپ کو خبر دی) نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھ گئے، اور پوچھا: "میں کون ہوں؟" لوگوں (صحابہ) نے کہا: آپ اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر اللہ کی سلامتی نازل ہو، آپ نے فرمایا: "میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے بہترین گروہ میں پیدا کیا، پھر اس گروہ میں بھی دو گروہ بنا دیئے اور مجھے ان دونوں گروہوں میں سے بہترین گروہ میں رکھا، پھر ان میں مختلف قبیلے بنا دیئے، تو مجھے سب سے بہترین قبیلے میں رکھا، پھر انہیں گھروں میں بانٹ دیا تو مجھے اچھے نسب والے بہترین خاندان اور گھر میں پیدا کیا" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔" [جامع الترمذی، ابواب الدعوات، صفحہ ۱۰۴۴، حدیث: ۳۵۳۲، مطبوعہ دارالسلام ریاض]

اسی کو تو میلاد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد کا بیان کرنا آپ ﷺ کی پیدائش و تخلیق کا بیان کرنا، معجزات کا بیان کرنا، آپ ﷺ کے کمالات و اوصاف کا بیان کرنا۔ تو رسول اللہ ﷺ خود صحابہ کے مجمع میں منبر پر جلوہ گری فرما کر اپنی آمدِ مصطفیٰ اور ولادتِ مصطفیٰ کا بیان فرما رہے ہیں۔ اسی چیز کا نام محفلِ میلاد النبی ہے۔ اللہ کریم جل جلالہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆☆☆☆☆

سنی ہری مسجد گوونڈی میں منعقدہ میٹنگ سے علماء کا بیان

عید میلاد النبی ﷺ پر زیادہ سے زیادہ ضرورت مندوں کی مدد کی جائے: حضرت معین میاں

ناموسِ رسالت ﷺ کیلئے رضا اکیڈمی ہر قربانی دینے کو تیار: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: تاریخ ولادت رسول ﷺ پر خوشیوں کا اظہار مختلف انداز میں زمانہ قدیم سے ہوتا آرہا ہے اور یوں ہی یہ سلسلہ چلتا رہے گا وطن عزیز کی بھی تاریخ رہی ہے کہ اہل ایمان نے اس موقع پر جلسہ و جلوس کا انعقاد کر کے محسن انسانیت ﷺ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے جلوس محمدی ﷺ میں عاشقان مصطفی ﷺ کا ایک جم غفیر کارواں کی شکل میں چلتا ہے وہیں نوجوان طبقہ جوش وجذبات میں کچھ ایسے کام کرتا ہے جس کا اسلام سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں ہے جس کو روکنے کیلئے کئی سالوں سے علماء کرام و مشائخین عظام سرگرم عمل ہیں جلوس محمدی ﷺ کس طرح سے نکالیں اس موضوع پر آج گوونڈی سنی ہری مسجد میں پیر طریقت معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کی صدارت میں ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں حلقہ گوونڈی کے علاوہ کرلا، چیتا کیمپ، ملنڈ وغیرہ کے علماء نے شرکت کی۔

مذکورہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے حضرت معین المشائخ سید معین میاں نے کہا کہ بارگاہ نبوی ﷺ میں سب سے بہترین خراج یہ ہے کہ پیدائش رسول ﷺ کے بابرکت موقع پر زیادہ سے زیادہ ضرورت مندوں کی حاجت روائی کی جائے۔ غریبوں کے بچوں کی فیس کا مسئلہ حل کریں۔ اس طرح سے جو بے قصور جیلوں میں بند ہیں ان کی رہائی کی کوشش کی جائے۔ بیواؤں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ممکن ہوسکے وہ کام کئے جائیں جس کا فائدہ سبھی کو حاصل ہو

حضرت معین میاں صاحب نے علماء کرام کی زبوں حالی پر نہایت ہی دردمندانہ گزارش کی کہ اہل ثروت حضرات عید میلاد پر اپنے محلہ کی مسجد کے امام و موذن و خدام کو خیال رکھیں ان کے بچوں کو بہترین تعلیم دلانے میں مدد کریں افسوس آج بڑے بڑے ڈی جے لگائے جاتے ہیں جس میں لاکھوں لاکھ روپے خرچ کئے جاتے ہیں لیکن مسجد کے امام وخدام پر کسی کی نظر نہیں جاتی کہ وہ کس حالت میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں مسلمان اگر واقعی میں سچا عاشق رسول ﷺ ہے تو سب سے پہلے وہ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرے۔ شہزادہ شہید راہ مدینہ قبلہ معین المشائخ نے یہ بھی کہا کہ آنے والے جلوس میں ادب و احترام کو مقدم رکھتے ہوئے کثرت سے درود شریف کا ورد کریں جلوس میں باوضو رہیں جہاں نماز کا وقت آئے جلوس کو کچھ دیر روک کر نماز ادا کریں

یہی عید میلاد النبی ﷺ کا صحیح معنوں میں پیغام ہے، میٹنگ کی قیادت کرتے ہوئے قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب بانی رضا اکیڈمی نے کہا کہ جلوس محمدی ﷺ دراصل اپنے پیغمبر اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار ہے، آج جس طرح سے دشمنان اسلام محسن انسانیت ﷺ کی شان رفعت وعظمت میں توہین آمیز بیانات دے کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں وقت ہے کہ ہم ان کی سرکوبی کیلئے، پرچم رسالت ﷺ کے سائے میں ناموسِ رسالت ﷺ کیلئے اٹھ کھڑے ہوں

حضرت نوری صاحب نے آگے یہ بھی کہا کہ رضا اکیڈمی شروع سے ہی ناموسِ رسالت کیلئے اپنی کوششیں جاری کر رکھی ہے ہم نے یہ راہ عشق، اللہ و رسول کی رضا کیلئے چنی ہے، اب اس راہ میں جس بھی تکلیفیں اور مصیبتیں آئیں ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے بلکہ ہر لمحہ قربانی دینے کو تیار رہیں گے۔ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آج حرمت رسول اللہ ﷺ پر پہرہ دینے کی وجہ سے رضا اکیڈمی فرقہ پرستوں کی نظر میں خوب کھٹک رہی ہے آئے دن پابندی عائد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ ہم خوف وہراس کی وجہ سے ناموسِ پیغمبر ﷺ کی بات نہ کریں تو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں توہین ہو رضا اکیڈمی خاموش رہے۔ ہم اپنی جان ومال تنظیم وتحریک کا نذرانہ پیش کر کے حضور ﷺ کے ناموس پر پہرہ دیں گے۔

آخر میں نوری صاحب نے کہا کہ رضا اکیڈمی پر پابندی عائد کرنے کی افواہوں پر ہرگز ہرگز مشتعل نہ ہوں امن وامان ہر حال میں قائم رکھا جائے سنی ہوئی باتوں کو جذبات میں نہ لیں

مسلمان نمازی بن جائیں تو ساری برائیاں خود بخود ختم ہوجائیگی: حضرت سید معین میاں

ممبرا میں منعقدہ میٹنگ میں جلوس محمدی ﷺ کو تمام غیر شرعی امور سے پاک کرنے کی اپیل

ممبئی: عید میلاد النبی کو لیکر نہ صرف ملک بلکہ پوری دنیا میں جوش وخروش پایا جارہا ہے، گلی گلی شہر شہر جگمگانے کیلئے عاشقان رسول ﷺ تیاریوں میں مصروف ہیں اس بیچ جلوس محمدی ﷺ کو تمام خرافات سے پاک کرنے کے لئے آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء و عالمی تنظیم رضا اکیڈمی سرگرم عمل ہے ممبئی ومضافات میں اس سلسلے میں مسلسل عوامی میٹنگوں کا سلسلہ جاری ہے، جلوس محمدی ﷺ کے حوالے سے آج ایک اہم میٹنگ ممبرا کوسہ میں شہزادہ شہید راہ مدینہ معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ وصدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کی سرپرستی وصدارت میں ہوئی جس میں علاقے ممبرا کے علاوہ ممبئی و نیو ممبئی کے علماء کرام وائمہ مساجد نے شرکت کی

مذکورہ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت معین المشائخ نے فرمایا کہ آمد رسول ﷺ پر خوشی ومسرت کا اظہار کرنا ہمارے لیے سعادت وخوشبختی کی علامت ہے اسی لئے اہل ایمان ولادت مصطفیٰ ﷺ پر جلسہ وجلوس کا انعقاد کرتے ہیں لیکن یہ دیکھا جارہا ہے کہ پاکیزہ جلوس کو چند نوجوان غیر شرعی کاموں سے اسے بدنام کرتا ہے جس پر قدغن لگانے کی سخت ضرورت ہے حضرت معین میاں صاحب نے مجمع کثیر سے خطاب میں کہا کہ آج برائیوں کے خاتمے کی جو اپیلیں کی جاتی ہیں کاش مسلمان نمازوں کا پابند ہوجاتا تو ساری برائیاں خود بخود ختم ہوجاتی کیونکہ قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد موجود ہے بس ضرورت ہے کہ ہم اس پر عمل پیرا ہوجائیں

شہزادہ وجانشین حضرت مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ نے کہا کہ ائمہ مساجد ممبر ومحراب سے نئی نسل کو دین سے جوڑنے کا پیغام دیں، خطابات قرآن وحدیث کی روشنی میں فرمائیں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ بتائیں اگر یہ کوشش کی جائے تو گھر گھر میں نمازی پیدا ہونگے جس سے یہ ساری برائیاں دم توڑ دیں گی اور مسلم معاشرہ تمام خرافات سے پاک وصاف ہوجائے گا۔

آخر میں نازش سنیت حضرت معین میاں صاحب نے اپنے پیغام میں کہا کہ علماء کرام ناموس رسالت ﷺ کیلئے بیدار رہیں رضا اکیڈمی کے بانی وصدر قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب کی آواز میں آواز ملا کر حرمت رسول ﷺ پر مرمٹنے کا جذبہ پیدا کریں مشہور عالم دین حضرت مولانا وارث جمال قادری صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ حضرت شہید راہ مدینہ نے نہ صرف ممبئی اور ممبرا میں خدمات دینیہ وسنیہ انجام دی بلکہ ملک کے مختلف حصوں میں مدارس دینیہ کا قیام فرما کر علماء کی ٹیم تیار کی جو آج برائیوں کے خاتمے کے لئے جگہ جگہ کام کر رہے ہیں

قادری صاحب نے کہا کہ ہم نے بہت قریب سے حضرت مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کی زندگی کو دیکھا ہے وہ جہاں روحانیت سے سرشار تھے وہیں قوم وملت کی خدمات کیلئے بھی تڑپتے رہتے تھے جبکہ ملک میں کوئی ناگہانی آفات و بلیات فتنہ وفساد برپا ہوا ہے سب سے پہلے میدان میں حضرت شہید راہ مدینہ آتے تھے آج خوشی ہے کہ ناموسِ رسالت ﷺ کی آواز ہو یا دیگر معاملات حضرت معین میاں صاحب کے اندر بھی وہ جذبہ وجنوں پاتا ہوں

بزرگ عالم دین مولانا قاری ظہیر الدین برکاتی مسجد نے اپنے بیان میں کہا کہ ممبرا کی سرزمین حضور شہید راہ مدینہ کی مرہون منت ہے آپ نے یہاں پر بڑی قربانیاں دی ہیں یہاں پر بھی مرکزی جلوس محمدی ﷺ میں کئی طرح کی برائیاں پائی جاتی تھیں ڈھول تاشے آتش بازی ہوتی لیکن شہزادہ مخدوم سمناں حضرت سید انوار اشرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ نے اپنی بصیرت وبصارت سے وہ کام کیا کہ نوے فیصد تمام برائیاں ختم ہوگئی آج شہید راہ مدینہ حضرت سید معین میاں کی سرپرستی میں نکلنے والا مرکزی جلوس دوسرے علاقوں کے جلوس کیلئے مثال بن گیا ہے

حضرت معین المشائخ خود شروع سے آخر تک قیادت فرماتے ہیں جس سے پورا جلوس شرعی اصول وضوابط پر کاربند ہوتا ہے بس ضرورت ہے کہ جو دس فیصد برائیاں گلیوں اور نکڑوں پر ڈی جے اوباجے کی شکل میں نظر آتا ہے وہ بھی ختم ہوجائے

حضرت مفتی توکیل احمد شمسی نے بھی اپنے مختصر بیان میں کہا کہ خدمت خلق سب سے بڑی عبادت ہے لہذا عید میلاد النبی ﷺ پر زیادہ سے زیادہ رفاہی اور فلاحی کاموں میں حصہ لیں،